سوال

(319) بیک وقت تین طلاقوں کا وقوع اور اس کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص حنفی نے بحالت غصہ کے اپنی بیوی کو ایک ہی جلسہ میں لفظ طلاق تین مرتبہ کہا۔ بعد طلاق دینے کے برادری کے لوگوں نے اس کو کہا کہ تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی اور طلاق ثابت ہوگئی، چنانچہ اس کا مسئلہ علمائے مذہب حنفیہ سے دریافت کیا گیا، بجواب اس کے علمائے حنفیہ نے یہ لکھا کہ طلاق جائز ہوگیا اور بغیر دوسرے شخص سے نکاح کیے ہوئے، پھر وہ دوسرا شخص یعنی محلل کے طلاق دینے پر محض اپنی خوشی سے اور بعد گزرنے عدت کے، تب البتہ پھر شوہر اول سے عقد نکاح جائز ہوگا، ورنہ نہیں۔ بہرکیف برادری کے لوگوں نے ان دونوں شوہر و بیوی کو علیحدہ کردیا، لیکن بعد تھوڑے دنوں کے ان دونوں زن وشوہر میں محبت ہوگئی اور شوہر اپنی بیوی کو اپنے مکان پر لے گیا، تب پھر برادری کے لوگوں نے اسے گرفت کیا اور اس کا حقہ تمبا کو موافق دستور برادری کے بند کردیا کہ تم حرام کاری کرتے ہو، اس پر شوہر نے اپنی برادری میں ایک کتاب لاکر دکھلایا کہ اس کتاب کے رو سے ہم نے اپنی بیوی کو لا کر رکھا ہے، چنانچہ برادری میں وہ کتاب پڑھی گئی اور وہ یہ ہے: "مجموعہ فتاویٰ مولانا مولوی عبدالحئی صاحب، علیہ الرحمۃ" مطبوعہ مطبع یوسفی واقع لکھنو۔ اس کتابکے جلد دوئم صفحہ 53 میں یہ مسطور ہے:

استفتاء:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، پس اس تین بار کہنے سے طلاق واقع ہوں گی یا نہیں اور اگر حنفی مذہب میں واقع ہوں اور شافعی میں مثلاً واقعہ نہ ہوں تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت خاص میں عمل کرنے کی رخصت دی جائے گی یا نہیں؟

ھوالمصوب:۔

اس صورت میں حنفی کے نزدیک تین طلاق واقع ہوں گی اور بغیر تحلیل کے نکاح نہ درست ہوگا، مگر بوقت ضرورت کہ اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو اور احتمال مفاسد زائد کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہیں ہوگا۔ نظیر اس کی مسئلہ نکاح زوجہ مفقود وعدت ممتدة الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورت قول امام مالک پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں، چنانچہ "ردالمختار" میں مفصلاً مذکور ہے، لیکن اولیٰ یہ ہے کہ وہ شخص کسی عالم شافعی سے استفسار کرے اور اس کے فتوے پر عمل کرے۔ واللہ اعلم۔

حررہ: محمد عبدالحئی عفی عنہ تمام شد۔

جب یہ مضمون پڑھا گیا تو برادری کے لوگوں نے کہا کہ عالم شافعی سے مسئلہ دریافت کرنے کو لکھا ہے بہتر ہے کہ عالم شافعی سے مسئلہ دریافت کیا جائے کہ ان کے نزدیک اس امر میں کیا حکم ہے؟ جب جواب آئے، اس کے مطابق عمل کیا جائے، اس لیے حضور والا سے یہ عرض ہے کہ اس امر میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کیا حکم ہے؟ موافق قرآن پاک واحادیث شریفہ کے جواب سے شاد فرمایا جائے تاکہ اسلام میں رخنہ نہ ہو۔

زیادہ نیاز حد ادب۔ فقط شیخ چھٹو میاں از مقام آسن سول قصائی محلہ ندی پار ضلع بردوان، مورخہ (2/ذیقعدۃ 1330ھ) بروز دوشنبہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں موافق قرآن پاک اور حدیث شریف کے یہ حکم ہے کہ اس شخص نے جس نے غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہے۔ اگر وہ ایسا غصہ تھا۔ جس میں وہ از خود رفتہ ہوگیا تھا، یا ایسا غصہ تھا کہ جس میں وہ از خود رفتہ تو نہیں ہوگیا تھا۔ مگر ایسا تھا کہ اس میں الفاظ طلاق اس کے منہ سے بلا قصد نکل گئے تھے، توان دونوں صورت میں طلاق اس کی بیوی پر واقع نہیں ہوئی اور اگر ایسا خفیف غصہ تھا کہ جس میں اس شخص نے الفاظ طلاق بالقصد منہ سے نکالے تھے تو اس صورت میں اس کی بیوی پر صرف ایک طلاق رجعی پڑی، جس میں وہ شخص عدت کے اندر رجعت کرسکتا ہے، یعنی دو معتبر آدمیوں کے روبرو یہ کہہ کرکہ "میں نے جو اپنی فلاں بیوی کو طلاق دی تھی، اس طلاق کو واپس لے لیا"طلاق واپس لے سکتا ہے بعد رجعت پھر وہ بیوی اس کی زوجہ ہوجائے گی اور اگر عدت گزر چکی ہو تو وہ شخص اس بیوی سے بہ تراضی طرفین پھر نکاح کرسکتا ہے اور وہ صورت جس میں تین طلاق پڑ جاتی ہیں اور پھر اس میں نہ رجعت جائز ہوتی ہے اور نہ بغیر حلالہ کے شوہر اول سے نکاح جائز ہوتا ہے، وہ صورت اور ہے، صورت مذکورہ سوال اس قبیل سے نہیں ہے۔ صورت مذکورہ سوال کا وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ زیلعی (ص:30 مطبوعہ علوی) میں ہے:

اخرج ابوداودوابن ماجہ عن صفیة بنت شیبة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: "لاطلاق ولاعتاق فی غلاق[1]".

قال ابوداوداطنہ الغضب یعنی الاغلاق قال ابن الجوزي: قال ابن قتیبہ الاغلاق الاکراہ ورواہ الحاکم فی المستدرک وقال: علی شرط مسلم قال فی التنقیح وقد فسرہ احمد ایضاً بالغضب قال شیخنا: والصواب انہ یعم الاکراہ والغضب والجنون وکل امر انغلق علی صاحبہ علمہ وقصدہ ماخوذ من غلق الباب "[2]

"ابوداود اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کیا ہے، وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کرتی ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "زبردستی میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے۔"امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں "اغلاق" غضب اور غصے کے معنی میں ہے۔ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن قتیبہ نے کہا کہ "اغلاق" کا معنی جبر واکراہ ہے۔ اس کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور فرمایا کہ یہ روایت مسلم کی شرط پر ہے۔ تنقیح میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا مطلب غضب وغصہ بیان کیا ہے۔ ہمارے شیخ نے کہا ہے: درست یہ ہے کہ یہ لفظ جبر واکراہ، غضب وغصہ، جنون اور ہر اس معاملے کو جس کا علم وقصد اس کے صاحب پر منغلق ہو، تمام معنوں میں عام ہے۔ یہ لفظ "غلق الباب" دروازہ بند کردیا سے ماخوذ ہے۔

وَاِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ ۲۳۱ ... سورة البقرة

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"

الطَّلاقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ ۲۲۹ ... سورة البقرة

(یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۲۳۰ ... سورة البقرة

"تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے"

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۲۳۲ ... سورة البقرة

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں جب آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہو جائیں)

"حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا سعد بن ابراہیم ثنا ابی عن محمد بن اسحاق حدثنی داود بن الحصین عن عکرمۃ مولی ابن عباس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: طلق رکانۃ بن عبد یزید اخو بنی مطلب امراتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیدا قال: فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((کیف طلقتہا؟)) قال: طلقتہا ثلاثا قال: فقال ((فی مجلس واحد؟)) قال: نعم قال: ((فانما تلک واحدۃ فارجعہا ان شئت)) قال: فرجعہا"[3]الحدیث واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب"

(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب) (مسند امام احمد بن حنبل 1/265)

(ہمیں عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ مجھے داؤد بن حصین نے بیان کیا وہ عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مطلب کے ایک فرد رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ اس پر سخت غمگین ہوئے راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ "تم نے اس (اپنی بیوی) کو کیسے طلاق دی؟" رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "کیا ایک ہی مجلس میں؟" انھوں نے جواب دیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ صرف ایک طلاق ہی ہے۔ اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کرلو۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رجوع کرلیا)

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2193) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2046)

[2]۔ نصب الرایۃ (3/218)

[3]۔ مسند احمد (1/265)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 519

محدث فتویٰ